سوال

(40)قربانی کے مسائل

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

مجلۃ الدعوۃ اپریل 1999ء میں "قربانی کے احکام ایک نظر میں" طبع ہوئے اس میں تین مسائل قابل تحقیق ہیں یہ ہمیں قرآن وسنت میں نہیں ملے۔

1۔ قربانی کا جانور دودانتا ہونا چاہیے دودانتا نہ ملنے کی صورت میں ایک سالہ ینڈھا یا دنبہ قربانی دیا جاسکتا ہے۔

2۔ اونٹ کی قربانی میں دس اور گائے کی قربانی میں سات آدمی شریک ہوسکتے ہیں۔

3۔ مناسب ہے کہ گوشت کے تین حصے کیے جائیں (الف)اپنے استعمال کے لیے (ب) عزیزواقارب میں تقسیم کرنے کے لیے (ج) غرباء ومساکین اور مجاہدین وغریب طالبان دین کے لیے (السائل گلزاراحمد، بھکر)

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

مندرجہ بالاتین سوالات حافظ عبدالستار حماد صاحب حفظہ اللہ کے مضمون سے متعلق ہیں جو اپریل 1999ء کے مجلۃ الدعوۃ میں چھپا تھا۔۔حافظ صاحب موصوف کی مسائل عیدین وغیرہ پرایک کتاب بھی طبع ہوئی ہے۔جس میں اس کی تفصیل موجود ہے مختصراً جواب درج ذیل ہے۔

1۔ قربانی کا جانور دودانتا ہونا چاہیے اگر دودانتا نہ ملے تو پھر بھیڑ کا کھیرا قربانی دیا جاسکتا ہے۔حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

(لَاتَذْبَحُوا اِلاَّ مُسِنَّةً اِلاَّ اَنْ يَعْسُرَ عَلَيْكُمْ فَتَذْبَحُوا جَذَعَةً مِنَ الضَّأْنِ) (صحیح مسلم کتاب الاضاحی باب سن الاضحیہ(1963)

"دودانتے کے علاوہ ذبح نہ کرو مگر تمہارے اوپر تنگی ہو تو بھیڑ کا کھیرا ذبح کرلو۔"

اس صحیح حدیث سے معلوم ہوا کہ قربانی کا جانور دودانتا ہونا چاہیے امام نووی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

"المُسِنَّةُ هِيَ الثَّنِيَّةُ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ مِنَ الإِبِلِ وَالْبَقَرِ وَالْغَنَمِ فَمَا فَوْقَهَا, وَهَذَا تَصْرِيحٌ بِأَنَّهُ لاَيَجُوزُ الْجَذَعُ مِنْ غَيْرِ الضَّأْنِ فِي حَالٍ مِنَ الأَحْوَالِ" (شرح مسلم للنوی 13/99)

"مسنہ اونٹ گائے اور بکری وغیرہ میں سے دو دانتے کو کہتے ہیں اور یہ صراحت ہے کہ بھیڑ کے علاوہ کسی حالت میں کھیرا قربان کرنا جائز نہیں۔"

اور یہ بھی یاد رہے کہ عسرت (تنگی) کے دو مفہوم ہو سکتے ہیں۔

(ا) دو دانتا جانور مل نہ رہا ہو۔

(ب) دو دانتا مل رہا ہے لیکن خریدنے کی طاقت نہیں ان ہر دو صورتوں میں بھیڑ کا کھیرا قربانی دے سکتے ہیں۔

اونٹ کی قربانی میں دس افراد کی شرکت

2۔ اونٹ کی قربانی میں دس آدمی اور گائے کی قربانی میں سات آدمی کی شراکت کی دلیل ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی یہ حدیث ہے۔

"کنا مع رسول اللہ۔ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم۔ فی سفر، فحضرنا النحر، فاشترکنا فی البعیر عن عشرۃ، والبقرۃ عن سبعۃ"

(نسائی کتاب الضحایا باب ما تجزی عنہ البدنۃ فی الضحایا (4404) ترمذی کتاب الحج باب ماجاء فی الاشتراک فی البدنہ والبقرہ (905) ابن ماجہ کتاب الاضاحی باب عن کم تجزی البدنۃ والبقرۃ (3131) مسند احمد 1/275 مستدرک حاکم 4/230)

"ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر میں تھے تو قربانی آگئی ہم اونٹ میں دس آدمی شریک ہوئے اور گائے میں سات۔"

علامہ عبید اللہ رحمانی مبارک پوری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

"فیہ دلیل علی انہ یجوز اشتراک عشرۃ اشخاص فی البعیر، وبہ قال اسحاق بن راہویہ وابن خزیمہ وہو الحق خلافا للجمہور"

(مرعاۃ المفاتیح 5/102)

"اس حدیث میں دلیل یہ ہے کہ اونٹ کی قربانی میں دس آدمیوں کا شریک ہونا جائز ہے اور یہی قول امام اسحاق راہویہ رحمۃ اللہ علیہ اور امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کا ہے اور یہی حق ہے۔جمہور اس کے خلاف ہیں۔"

اور اس کی تائید رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث سے بھی ہوتی ہے کہ وہ بیان کرتے ہیں، ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ذوالحلیفہ مقام پر تھے۔بکریاں اور اونٹ ہمارے ہاتھ لگے۔ لوگوں نے جلدی جلدی انہیں ذبح کر کے ہانڈیاں چڑھا کر ابالنی شروع کر دیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے ۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہانڈیاں اُلٹ دینے کا حکم دیا اور فرمایا:

"ثم عدل عشرۃ من الغنم بجزور"

(بخاری کتاب الشرکۃ باب من عدل عشرۃ من الغنم بجزور فی القسم (2507) و باب قسمۃ الغنم (2488) و کتاب الصید والذبائح باب التسمیۃ علی الذبیحہ ومن ترک متعمدا (5498) نسائی کتاب الضحایا باب ما تجزی عنہ البدنۃ فی الضحایا (4403) و کتاب الصید باب الانسیہ تستوحش (2309) مسلم کتاب الاضاحی باب جواز الذبح بکل ما انہر الدم الا السن والظفر وسائر العظام ابوداؤد کتاب الاضاحی (2821) ترمذی کتاب الاحکام (1492) تحفۃ الاحوذی 2/1069)

"آپ نے دس بکریوں کو ایک اونٹ کے مساوی قرار دیا۔"

اس صحیح حدیث سے معلوم ہوا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک اونٹ کو دس بکریوں کے برابر قرار دیا ہے۔ اور ایک بکری کی قربانی ایک آدمی کی طرف سے ہوتی ہے لہذا ایک اونٹ کی قربانی میں دس آدمی شریک ہوسکتے ہیں۔

قربانی کے گوشت کے حصے

3۔ قرآن مجید یا احادیث صحیحہ میں قربانی کے گوشت کے دو حصے مقرر کرنے کا حکم موجود نہیں ہے بلکہ مطلق طور پر قربانی گوشت کھانے اور کھلانے کا حکم ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

وَالبُدنَ جَعَلنـٰها لَكُم مِن شَعـٰئِرِ اللَّهِ لَكُم فيها خَيرٌ فَاذكُرُوا اسمَ اللَّهِ عَلَيها صَوافَّ فَإِذا وَجَبَت جُنوبُها فَكُلوا مِنها وَأَطعِمُوا القانِعَ وَالمُعتَرَّ... ٣٦ ... سورة الحج

"اور قربانی کے اونٹ ہم نے تمہارے لیے اللہ تعالیٰ کے نشانات مقرر کر دیئے ہیں۔ تمہارے لیے ان میں نفع ہے پس انہیں کھڑا کر کے ان پر اللہ کا نام لو اور جب ان کے پہلو زمین سے لگ جائیں تو ان میں سے خود بھی کھاؤ اور ان کو بھی کھلاؤ جو قناعت کیے بیٹھے ہیں اور ان کو بھی جو اپنی حاجت پیش کریں۔" ایک اور مقام پر فرمایا:

وَيَذكُرُوا اسمَ اللَّهِ فى أَيّامٍ مَعلومـٰتٍ عَلىٰ ما رَزَقَهُم مِن بَهيمَةِ الأَنعـٰمِ فَكُلوا مِنها وَأَطعِمُوا البائِسَ الفَقيرَ ٢٨ ... سورة الحج

"اور چند مقرر کردہ دنوں میں ان جانوروں پر اللہ کا نام لیں جو اس نے انہیں عطا کیے ہیں پس تم خود بھی کھاؤ اور تنگ دست و محتاج کو بھی دو۔"

سلمہ بن اکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الأَكْوَعِ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَنْ ضَحَّى مِنْكُمْ فَلاَ يُصْبِحَنَّ بَعْدَ ثَالِثَةٍ وَبَقِيَ فِي بَيْتِهِ مِنْهُ شَيْءٌ» فَلَمَّا كَانَ العَامُ المُقْبِلُ، قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ، نَفْعَلُ كَمَا فَعَلْنَا عَامَ المَاضِي؟ قَالَ: «كُلُوا وَأَطْعِمُوا وَادَّخِرُوا، فَإِنَّ ذَلِكَ العَامَ كَانَ بِالنَّاسِ جَهْدٌ، فَأَرَدْتُ أَنْ تُعِينُوا فِيهَا"

(بخاری کتاب الاضاحی باب ما یؤکل من لحوم الاضاحی وما یتزود منها (5569)

"جو تم میں سے قربانی کرے تیسرے دن کے بعد اس کے گھر میں اس میں سے کوئی چیز باقی نہ ہو اگلے سال صحابہ کرام رضوان اللہ عنھم اجمعین نے کہا اے اللہ کے رسول جس طرح ہم نے گزشتہ برس قربانی کے بارے میں کیا تھا کیا اس سال بھی اسی طرح کریں گے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کھاؤ اور کھلاؤ اور ذخیرہ کرو بلا شبہ اس سال لوگ مشقت میں تھے میں نے چاہا کہ تم ان کی اعانت کرو۔

مندرجہ بالا آیات اور حدیث سے معلوم ہوا کہ قربانی کا گوشت خود بھی کھائیں اور دوسروں کو بھی کھلائیں اور اس کا ذخیرہ بھی کر سکتے ہو۔ اس کی تقسیم کی کوئی حد بندی نہیں ہے کہ اس کے اتنے حصے کرو اور اتنا خود رکھو۔ اتنا مساکین کو دو اور اتنا قریبی رشتہ داروں کو دو۔

حافظ اعبد الستار حماد حفظہ اللہ نے بھی یہ تحریر کیا ہے کہ "قربانی کا گوشت خود کتنا کھائے اور کتنا تقسیم کرے؟ اس کی حد بندی کے متعلق کوئی نص صریح نہیں ہے۔ البتہ بعض علماء نے لکھا ہے کہ گوشت کے تین حصے کر لیے جائیں۔ ایک اپنے لیے دوسرا احباب و متعلقین کے لیے اور تیسرا فقراء و محتاجین کے لیے انھوں نے اس تقسیم کو استنباط کیا ہے جو قربانی کے گوشت کے متعلق ہے۔

"فَكُلوا مِنها وَأَطعِمُوا القانِعَ وَالمُعتَرَّ "

(احکام صیام ومسائل عیدین وآداب قربانی ص:126)

"قربانی کے گوشت خود بھی کھاؤاور خوددار محتاج اور سوالی کو بھی کھلاؤ۔"

حالانکہ اس آیت کریمہ میں مطلق طور پر خود کھانے اور فقراء ومساکین کو کھلانے کا امر ہے۔گوشت کی حدبندی نہیں ہے کہ اتنا خود کھائے اور اتنا فقراء کو دے بہر کیف قربانی کا گوشت کھانا باعث برکت ہے البتہ اس کی حدبندی پر کوئی نص صریح موجود نہیں۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

آپ کے مسائل اوران کا حل

جلد2۔کتاب الاضحیۃ۔صفحہ نمبر329

محدث فتویٰ